دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

مرغیوں کی آلائشوں سے تیار کی گئی فیڈ کا حکم

ہماری فیکٹری مرغی کی آلائش خریدتی ہے، اور پھر ان آلائشوں کو پکا کر پیس لیتی ہے اور ان کے بعد فیڈ کمپنی کو فروخت کر دیتی ہے۔ بعض اوقات ان آلائشوں کے ساتھ مری ہوئی مرغی بھی پکا کر پیس دیتی ہے۔ اور پھر ان کو فیڈ کمپنی کو فروخت کر دیتی ہے۔ کیا یہ کام شرعاً درست ہے؟ اگر مری ہوئی مرغی شامل نہ کی جائے تو کیا یہ کام درست ہوگا؟

سائل نے فون پر وضاحت کی کہ آلائش میں مرغی کی آنتیں، پر، خون اور بعض اوقات پنجے بھی ہوتے ہیں، نیز آنتوں میں غلاظت بھی موجود ہوتی ہے۔ غرض مرغی کی وہ سب چیزیں جو بطورِ گوشت فروخت نہیں ہوتیں اور آلائش کے ڈبے میں ڈالی جاتی ہیں، وہ سب آلائش میں شامل ہوتی ہیں۔

پکانے اور پیسنے کے عمل کی مزید وضاحت

بڑے بڑے پریشر ککرز میں اسٹیم (بھاپ) کے ذریعے ان آلائشوں کو پکایا جاتا ہے، کوئی کیمیکل وغیرہ ان میں نہیں ڈالا جاتا۔ پکنے کے بعد ان کو مشینوں کے ذریعے یا کھلی جگہ رکھ کر سکھایا جاتا ہے، سوکھنے کے بعد ان کو پیس کر پھر آگے مرغی کی فیڈ بنانے والی کمپنی کو فروخت کیا جاتا ہے۔

CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

صورتِ مسئولہ میں مری ہوئی مرغی کو آلائش میں شامل کر کے فیڈ کمپنی کو فروخت کرنا شرعاً جائز نہیں ہے، لہذا اس سے اجتناب کرنا لازم ہے۔ البتہ اگر مرغی حلال ذبح شدہ ہو تو اس کی آلائش کی خرید و فروخت جائز ہے، لیکن خون کو قصداً بیچنا جائز نہیں ہے، البتہ اگر آلائش کو بیچنا مقصود ہو اور خون ضمناً شامل ہو تو گنجائش ہے۔

تاہم صورتِ مسئولہ میں چونکہ آپ کی کمپنی مذکورہ آلائش مرغیوں کی خوراک بنانے والی کمپنی کو فروخت کر رہی ہے؛ اس لیے کوشش کی جائے کہ خون اور آنتوں میں موجود فُضلہ صاف کر کے پکایا جائے، تاکہ کوئی ناپاک چیز مرغیوں کی غذا کا حصہ نہ بنے، البتہ اگر اس کے باوجود کوئی نجاست آلائش میں رہ جائے جو بہت کم مقدار میں ہو اور اس کو قصداً شامل نہ کیا گیا ہو تو اس کی معافی کی امید ہے، اور ایسی آلائشوں کو پکا کر اور پیس کر فروخت کرنے اور مرغیوں کی خوراک میں شامل کرنے کی گنجائش ہے۔

"الفتاوى العالمكيرية =الفتاوى الهندية" ٥/٣٤٤

وإذا تنجس الخبز أو الطعام لا يجوز أن يطعم الصغير أو المعتوه أو الحيوان المأكول اللحم، وقال أصحابنا: لا يجوز الانتفاع بالميتة على أي وجه، ولا يطعمها الكلاب والجوارح، كذا في القنية.

"بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع" ١/٦٦

وهل يجوز الانتفاع بالغسالة فيما سوى الشرب والتطهير من بل الطين وسقي الدواب ونحو ذلك؟ فإن كان قد تغير طعمها أو لونها أو ريحها لا يجوز الانتفاع؛ لأنه لما تغير دل أن النجس غالب فالتحق بالبول، وإن لم يتغير شيء من ذلك يجوز؛ لأنه لما لم يتغير دل أن النجس لم يغلب على الطاهر، والانتفاع بما ليس بنجس العين مباح في الجملة.

CamScanner

"بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع" ۵/۱۴۴

و کذلک قال محمد فی الزیت إذا وقع فیه ودک المیتة: " إنه إن کان الزیت غالبا یجوز بیعه، وإن کان الودک غالبا لا یجوز بیعه "لأن الحلال إذا کان هو الغالب یجوز الانتفاع به استصباحا، ودبغا علی ما ذکرنا فی (کتاب الطهارات) فکان مالا فیجوز بیعه، وإذا کان الحرام هو الغالب لم یجز الانتفاع به بوجه فلم یکن مالا فلا یجوز بیعه.

خلاصة الفتاوی ۱/۸

وأما الماء النجس جاز الانتفاع به کبل الطین وسقی الدواب.

----------------- واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

شعیب خان آنگی غفرلہ ولوالدیہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲۱/محرم الحرام/۱۴۴۵ھ
۹/اگست/۲۰۲۳ء